فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم: منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۳ رمضان ۱۳۹۰ھ ۔ ۲۴ نبوت ۱۳۴۹ ہش ۔ ۲۴ نومبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۷۰

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی طرف سے مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کیساتھ دلی ہمدردی کا اظہار

صدرِ مملکت کو امدادی کاموں اور سرگرمیوں میں پورے تعاون اور ہر ممکن اعانت کی یقین دہانی

محترم ناظر صاحب امورِ عامہ کی طرف سے سیلاب زدگان کی اعانت کے طور پر پندرہ ہزار روپے کی ترسیل

امام جماعت احمدیہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۷ نومبر کو ایک برقی پیغام کے ذریعہ مشرقی پاکستان کے حالیہ سمندری طوفان اور اس کے نتیجہ میں ہونے والے زبردست جانی و مالی نقصان پر دلی غم والم کا اظہار کرتے ہوئے صدرِ پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خان کو امدادی کاموں اور سرگرمیوں میں پورے تعاون اور ہر ممکن اعانت کا یقین دلایا ہے۔ نیز محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے ۱۷ نومبر کو حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ کی زیرِ ہدایت سیلاب زدہ بھائیوں کی اعانت کے طور پر پندرہ ہزار روپے کا چیک صدرِ مملکت کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ صدرِ مملکت کے نام حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ کے برقی پیغام اور محترم ناظر صاحب امور عامہ کے مرسلہ خط کا ترجمہ علی الترتیب درج ذیل ہے:۔

حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ کا برقی پیغام

ربوہ ——— ۱۷ نومبر ۱۹۷۰ء

بخدمت صدرِ پاکستان ۔ راولپنڈی

مشرقی پاکستان میں انتہائی ہلاکت خیز سمندری طوفان سے جو زبردست جانی و مالی نقصان ہوا ہے اس پر دل ازحد مغموم ہے۔ سیلاب زدگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے میں امدادی کام میں پورے تعاون اور اعانت کا یقین دلاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سیلاب زدہ بھائیوں اور ہم سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔

مرزا ناصر احمد
امام جماعتِ احمدیہ

محترم ناظر صاحب امورِ عامہ کا خط

ربوہ ۱۷ نومبر ۱۹۷۰ء

بخدمت صدر مملکتِ پاکستان ۔ راولپنڈی

عزت مآب!

یہ معلوم کر کے ازحد صدمہ ہوا کہ مشرقی پاکستان کو ایک اور المیہ سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ گذشتہ جمعہ کے روز مشرقی پاکستان کے ساحلی علاقے جس سمندری طوفان کی زد میں آئے ہیں اس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ہلاکت خیزی کے لحاظ سے اس کی اور کوئی مثال موجود نہیں ہے اور اس کے نتیجہ میں جس قدر جانی و مالی نقصان ہوا ہے اتنا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ میں امید کرتا ہوں کہ امدادی کام اور امدادی سرگرمیوں کو ذاتی طور پر منظم کرنے اور ان کی براہِ راست نگرانی کرنے میں خود عزت مآب نے جو مثال قائم کی ہے اس سے قوم کو موجودہ وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے میں مدد ملے گی۔ امام جماعتِ احمدیہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی ہدایت کے ماتحت میں اس المیہ کا شکار ہونیوالوں کی مالی اعانت کے طور پر چیک نمبر AAL 793623 مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۷۰ء مالیتی پندرہ ہزار روپے بنام حبیب بنک لمیٹڈ لف ہذا کر رہا ہوں۔ میں ہوں جناب کا تابعدار

مرزا منصور احمد ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے مگر ضعف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

ربوہ ۲۳ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب قریباً تین سال تک جزائر فجی میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۸ نبوت (نومبر) کو بخیریت واپس وطن تشریف لے آئے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا مرکز میں آنا مبارک کرے اور مرکز کی برکات سے انہیں نوازے۔ آمین۔

مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی کے لئے مورخہ ۲۲ ماہ نبوت کو چناب ایکسپریس سے بیرونِ پاکستان روانہ ہو گئے۔ احباب جماعت نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو پھولوں کے ہار پہنائے اور پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ سفر میں مولوی صاحب موصوف کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم چوہدری بشارت احمد صاحب ابن محترم چوہدری نثار احمد صاحب لاہور کو ۴ نومبر ۱۹۷۰ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ بچے کا نام افتخار احمد رکھا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ صالح اور خادم دین ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی صحت و عمر میں برکت دے۔ آمین۔ نومولود مکرم شیخ عبدالقادر صاحب (کیپیٹل موٹر سٹورز) کراچی کا نواسہ ہے۔

ظہور احمد

(ناظر دیوان) ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ نبوت ۱۳۴۹ ہش

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

ایک طرف تو اسلام ہر ایک انسان کو اپنے اعمال کا واحد ذمّہ دار ٹھہراتا ہے اور صاف الفاظ میں کہتا ہے کہ :-

لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی

یعنی کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھاتا۔

اور اس میں مرد اور عورت کا بھی قطعاً کوئی فرق نہیں کرتا تو دوسری طرف وہ انسانوں میں اجتماعی نیکیوں کے لئے بھی مکمل اور بے مثال پروگرام پیش کرتا ہے۔ اور جیسا کہ شیخ سعدیؒ نے حدیث شریف کے مطابق کہا ع بنی انسان اعضائے یک دیگرند۔ یعنی تمام انسان ایک دوسرے کے اعضاء ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام افراد ایک وحدت ہیں، ایک ہی جسم ہیں اور فرداً فرداً اس وحدت کے ارکان اور اعضاء ہیں۔ جس طرح ایک انسان کے تمام اعضاء ایک مرکزی شعور کے مطیع ہوتے ہیں اور جس طرح چاہے انسان اپنے کسی عضو کو استعمال کرنے کا اختیار رکھتا ہے بعینہٖ اسی طرح تمام بنی نوع انسان ایک ہی مرکز کے ماتحت ہونے چاہئیں۔ اسلام نے جو اصول انسانی ہدایت کے لئے دیئے ہیں۔ ان کا یہی تقاضا ہے کہ تمام انسان ایک وجود بن جائیں۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام میں جہاں انفرادی آزادیٔ ضمیر کی ضمانت دی گئی ہے وہاں ایسے معاشرہ کے نشو و نما کے لئے ہدایات دی ہیں کہ تمام انسان بحیثیت مجموعی منازلِ ارتقا طے کریں۔ چنانچہ اسلام نے جہاں انفرادی کردار کے لئے بہترین اصول دیئے ہیں وہاں ایسے سامان بھی بہم پہنچائے ہیں اور ایسا لائحۂ حیات بھی تجویز کیا ہے کہ سارے انسان بطور ایک دوسرے کے مددگار اور ہمدرد بن کر رہیں اور ان میں کسی قسم کی باہمی خراش موجود نہ رہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے تمام انسانیت کو مدّنظر رکھ کر ہر قسم کے فروعی، مقامی اور وقتی امتیازات کو کوئی اہمیت نہیں دی اور صاف صاف لفظوں میں یہ اصول پیش کیا :-

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○ (سورہ حجرات : ۱۴)

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تم کو گروہوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو۔ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً علم رکھنے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔

اِس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کتنی وضاحت سے بتایا ہے کہ انسان انسان میں بطور خلقت کے کوئی فرق نہیں ہے وہ ایک نوع سے تعلق رکھتا ہے۔ باقی رہے گروہ اور قبائل سو یہ تو محض اس لئے ہیں کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ جس طرح ایک انسان کے خط و خال، قد و قامت اور انداز وغیرہ دوسرے سے جُدا ہے لیکن ہے انسان ہی اسی طرح کسی گروہ کو بطور انسانیت کے دوسرے گروہ پر کوئی فوقیت نہیں اور نہ کسی قبیلہ کو کسی دوسرے قبیلہ پر فضیلت ہے۔ سب انسان یکساں انسانی حقوق رکھتے ہیں۔ چنانچہ سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں اس کی وضاحت مزید کر دی کہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت نہیں اور نہ اسود کو ابیض اور ابیض کو اسود پر یا احمر کو اصفر پر یا اصفر کو احمر پر کوئی ترجیح ہے۔

الغرض اسلام میں تقویٰ کے علاوہ ہر امتیاز کی نفی کر دی ہے۔ ایسے تمام امتیازات جو ایک انسان کو دوسرے انسان پر یا ایک قبیلہ اور گروہ کو دوسرے قبیلہ اور گروہ پر فوقیت دیتے ہیں سب غلط ہیں۔ انسانیت کے لحاظ سے یہ امتیازات کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ یہ امتیازات تو ایسے ہیں جیسے شناخت کے لئے ایک مالک کی بھیڑوں کو دوسرے مالک کی بھیڑوں سے الگ کرنے کے لئے لگا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سب بھیڑیں بھیڑیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح سب انسان انسان ہیں اور ان کے انسانی حقوق میں کوئی فرق نہیں۔ اس طرح اسلام نے وہ شیطانی چکر جو نسل و وطن اور خاندان سے تعلق رکھتا ہے ختم کر دیا ہے +

اک ہُنر ہے زمانہ سازی بھی

اک ہُنر ہے زمانہ سازی بھی
ایک فن ہے بیان بازی بھی

شیخ صاحب سے پیش کیا جائے
آپ حاجی بھی ہیں نمازی بھی

ان کے اسلام کی نہ کچھ پُوچھو
ہے حجازی بھی اور "نازی" بھی

تیرے کُوچے میں بدتو اس سے ہیں
ابن سینا بھی فخر رازی بھی

بھر دیا ان کے دل میں غم تنویر
ہے غضب تیری نے نوازی بھی

تنویر

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے
الفضل خود خرید کر پڑھے

درس الحدیث

رمضان المبارک کے فیوض اور ان کے حصول کے طریقے

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

عن سھل قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لایزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت سہلؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس وقت تک خیر و برکت پاتے رہیں گے جب تک وہ وقت ہونے پر افطار کرنے میں جلدی کیا کریں گے۔

تشریح۔ روزہ رکھنے اور افطار کرنے میں باقاعدگی کرنے سے وقت کی پابندی، قدر اور تنظیم کی روح اجاگر ہوتی ہے ظاہر ہے کہ جو قوم وقت کی پابندی کی عادی ہوگی وہ دوسروں سے گوئے سبقت لے جائیگی اسلامی عبادات کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ ان کی روح کو قائم کرنے سے دینی ترقیات کے علاوہ دنیوی برکتوں کے دروازے بھی کھل جاتے ہیں۔

وقت ہو جانے کے باوجود افطار کرنے میں دیر کرنے سے طبیعت میں وہم اور وسواس کی مرض پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے افراد جماعتی ترقیات میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اس لئے نبی اکرم صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے سخت تاکید فرمائی ہے کہ روزہ ٹھیک وقت پر کھولا جائے۔

عن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اقبل اللیل من ھھنا وادبر النھار من ھھنا و غربت الشمس فقد افطر الصائم۔ (البخاری)

ترجمہ۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ادھر (یعنی مشرق کی جانب) سے رات کی سیاہی نمودار ہونی شروع ہو جائے اور ادھر (جانب مغرب) سے دن کی روشنی نظروں سے اوجھل ہونے لگے اور سورج غروب ہو جائے تو یقیناً روزہ دار کے افطار کا وقت ہو گیا۔

تشریح۔ اس حدیث میں بھی بروقت افطار کی تاکید ہے البتہ وضاحت زیادہ ہے۔ آسمان پر غروب آفتاب کی جو ابتدائی کیفیت پیدا ہوتی ہے اسے بیان فرما کر حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ بس یہی وقت افطار کا ہے۔ اس کے بعد مزید انتظار کرنا اور افطار میں تاخیر کرنا غیر مناسب اور ناپسندیدہ ہے۔ افطار بروقت کرنا لازمی ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اللّٰہ تعالٰی احب عبادی الی اعجلھم فطرا۔ (الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنے وہ بندے زیادہ پسند ہیں جو وقت ہو جانے پر افطار کرنے میں دیر نہیں لگاتے

تشریح۔ ایسی احادیث جن میں حضرت رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے یہ مروی ہو کہ اللّٰہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے ان احادیث کو اصطلاحاً احادیث قدسیہ کہا جاتا ہے۔

اس حدیث قدسی میں اللّٰہ تعالیٰ نے بروقت جلد روزہ افطار کرنے کو اپنی محبت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کا وہی بندہ محبوب ہوتا ہے جو اس کی مرضی کو مقدم رکھتا ہے اپنی خام خیالیوں پر اصرار نہیں کرتا بلکہ جو حکم ہو اس کی تعمیل کرتا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کا جو حکم ہو اس کے رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا جو ارشاد ہو اس کو بلاچون وچرا ماننا ہی مومنانہ شیوہ ہے اور یہی طریق اللّٰہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔ پس ہمیں احکام خدا اور رسول پر فی الفور تعمیل کی عادت ڈالنی چاہیئے ہمیں اس کی حکمت سمجھ آ جائے تو بہت بہتر اگر نہ سمجھ آئے تب بھی اطاعت اور تعمیل فوری لازمی ہے یہی ایمان کا تقاضا ہے۔

عن سلمان بن عامر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانہ برکۃ فان لم یجد فلیفطر علی ماء فانہ طھور (الترمذی)

ترجمہ۔ حضرت سلمان بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم میں کوئی جب افطار کرے تو چاہیئے کہ کھجور کے ذریعہ افطار کرے اس میں اغذائیت وغیرہ کے لحاظ سے) خاص برکت ہے اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے روزہ کھولے وہ بھی پاک ہے۔

تشریح۔ دین اسلام تکلف کی زندگی کا قائل نہیں وہ سادگی کو پسند فرماتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر کھجور مل سکے تو اس سے افطار کر لیا کرو ورنہ پانی سے بھی افطار ہو جاتا ہے۔ مقصود تو افطار کے بارے میں حکم کی تعمیل ہے اس کے لئے کسی بڑے اہتمام اور تکلف کی ضرورت نہیں۔ کھجور کو حضور نے برکت قرار دیتے ہوئے ترجیح دی ہے اور عرب میں بالعموم کھجور میسر آ جاتی تھی۔ بھوکے انسان کے لئے ابتدائی غذا اگر کھجور ہو تو طبعی طور پر بھی بہت مفید ہے۔ اس میں خاص غذائیت ہوتی ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الوصال فی الصوم فقال لہ رجل انک تواصل یا رسول اللّٰہ قال وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی (البخاری)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے صحابہ کو وصال کے روزوں سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ خود حضور تو وصال کے روزے رکھ لیتے ہیں رسول مقبول صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کس کی حالت میری مانند ہے میں تو رات گذارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

تشریح۔ وصال کا روزہ یہ ہوتا ہے کہ افطار کے وقت معمولی سی افطاری سے روزہ کھول دیا جائے اور پھر سحری کے وقت باقاعدہ کھانا نہ کھایا جائے۔ حضرت نبی اکرم صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے اس صورت کو ممنوع قرار دیا ہے اس سے بعض لوگوں کی صحت پر مستقل برا اثر پڑ سکتا ہے حالانکہ اسلام کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ مومنوں کی صحت خراب ہو جائے۔ ایک صحابی کے استفسار پر حضور نے فرمایا کہ میرے ساتھ میرے خدا کا خاص سلوک ہے جو غیر معمولی طاقت

اور قوت مجھے اس کی طرف سے ملتی ہے وہ ظاہری کھانے پینے کی قائم مقام ہو جاتی ہے پس آپ لوگ اپنے آپ کو اس بارے میں مجھ پر قیاس نہ کریں۔ اس حدیث سے ثابت ہے کہ وصال کے روزے حضور کی خصوصیت ہے اور یہ بھی حضور نے کبھی کبھار رکھے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

عن حفصة قالت
قال رسول الله صلی اللہ
علیہ وسلم من لم یجمع
الصیام قبل الفجر فلا
صیام لہ
(الترمذی)

ترجمہ۔ حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر سے پہلے روزہ کا عزم نہیں کرتا اس کا روزہ کامل نہیں ہوتا۔

تشریح۔ اسلام کی مقرر کردہ جملہ عبادات میں نیت اور عزم شرط ہے نیت کا خالصاً لوجہ اللہ ہونا لازمی ہے روزہ کے بارے میں رات سے ہی نیت ہونی چاہیئے اول تو اسلئے کہ وہ رات اسی دن کا حصہ ہے جس کے اوقات میں مومن نے روزہ رکھنا ہے کیونکہ رات پہلے ہوتی ہے اور رات و دن کے مجموعہ سے یوم بنتا ہے دوسرے اسلئے کہ نیت کے ساتھ ہی اس کی قلبی کیفیت میں بہتر تبدیلی ہوگی۔ اسے تہجد کی بھی توفیق ملے گی وہ سحری کا بھی اہتمام کرے گا اور اس کی برکات سے بھی متمتع ہوگا بعض شارحین کا خیال ہے کہ نیت کی یہ تاکید نفلی روزوں کے لئے ہے۔ رمضان کے روزے تو فرض ہیں۔ ہلال رمضان کے طلوع سے مومن مہینہ بھر کے روزوں کی نیت کر لیتا ہے۔

عن عامر بن ربیعة
قال رأیت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم مالا
احصی یتسوک وھو
صائم۔ (الترمذی)

ترجمہ۔ حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں بے شمار مرتبہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

تشریح۔ اسلام نے نظافت اور صفائی پر بہت زور دیا ہے۔ دانتوں کی صفائی کے لئے مسواک نہایت ضروری ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ امت پر بہت بوجھ پڑ جائے گا تو میں یہ حکم دے دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کی جائے۔ اس تاکید کا یہ نتیجہ ہوا کہ مسلمانوں میں مسواک کرنے کا بہت رواج پیدا ہو گیا۔ روزہ کی حالت میں کھانا پینا منع ہے۔ سوال پیدا ہوا کہ آیا روزہ کی حالت میں مسواک کرنا جائز اور مسنون ہے۔ صبح و شام کے علاوہ روزہ کے اوقات میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک فرمایا کرتے تھے۔

عن انس قال جاء
رجل الی النبی صلے اللہ
علیہ وسلم قال
اشتکیت عینی
أفاکتحل وانا صائم
قال نعم۔
(الترمذی)

ترجمہ۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں میں روزہ سے ہوں کیا میں اس حالت میں سرمہ ڈال سکتا ہوں حضور نے فرمایا ہاں اجازت ہے۔

تشریح۔ قرآن مجید نے مسافر اور بیمار کے لئے یہ ہدایت دی ہے کہ وہ رمضان کے دنوں میں روزے نہ رکھیں سفر سے واپسی اور بیماری سے صحتیاب ہونے پر دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لیں۔ آنکھ درد بھی ایک بیماری ہے۔ سوال پیدا ہوا کہ اگر آنکھیں دکھ رہی ہوں اور سرمہ ڈالنے یا دوائی ڈالنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہو تو کیا دوائی اور سرمہ ڈالنے سے روزہ قائم رہتا ہے؟

اس حدیث میں مذکور ہے کہ روزہ دار سرمہ ڈال سکتا ہے ظاہر ہے کہ اگر تو تکلیف اتنی ہے کہ وہ شخص مریض کے حکم میں آتا ہے تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے اور اگر معمولی سی تکلیف ہے کوئی باقاعدہ مرض نہیں سرمہ ڈالنے سے آنکھ صاف ہو سکتی ہے تو پھر سرمہ ڈالنے میں حرج نہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ سرمہ غذا نہیں ہے۔ اس کے استعمال سے روزہ میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔ ضرورت کے وقت سرمہ استعمال ہو سکتا ہے لیکن اگر ایسی تکلیف ہے کہ وہ شخص مریض قرار پاتا ہے تو اس کے لئے یہی حکم ہے کہ روزہ ان دنوں میں نہ رکھے اس کے عوض دوسرے دنوں میں روزہ رکھے واللہ اعلم بالصواب۔

عن ابی ھریرة قال
قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم
کم من صائم لیس
لہ من صیامہ الا الظمأ
وکم من قائم لیس لہ
من قیامہ الا السھر
(الدارمی)

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں روزہ سے صرف بھوک و پیاس ہی حاصل ہوتی ہے اور کتنے تہجد خوان ایسے ہیں کہ ان کے حصہ میں صرف بیداری ہی آتی ہے۔

تشریح۔ اسلامی عبادات خلوص کیساتھ شرائط کے مطابق ادا ہوں تو ضرور مقبول ہوتی ہیں۔ لیکن اگر ریاء کے لئے اور مقررہ شرائط کی خلاف ورزی کے ساتھ بجا لائی جائیں تو ان کی مقبولیت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں روزہ دار اور تہجد ادا کرنے والے کو توجہ دلائی ہے کہ پورے خلوص سے یہ عبادتیں بجا لاؤ ورنہ نری بھوک پیاس یا محض جاگنے سے مفید نتائج پیدا نہیں ہو سکتے

مُفت میں ثواب حاصل کریں

انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ
لجنات اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ

سب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے پروگراموں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس خواہش کے جلد پورا ہونے کے لئے خاص دعا فرمائیں اور حسب مقدور اس کی تکمیل کے تدبیر بھی کریں۔

"میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ ہم کم از کم تین ہیلتھ سنٹرز طبی امداد کے مراکز اس سال کے اندر کھول دیں۔ یہ کام بڑا ہی ضروری ہے۔"

الفضل ۲۲ وفا ۱۳۴۹ ہش

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
(احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

اس ماہ کے چندہ جات ازراہِ کرم اسی ماہ میں ادا فرمایئے (ناظر بیت المال ربوہ)

ملکی قانون اور شیعہ حضرات

کراچی میں منعقد ہونیوالی سُنی کانفرنس کی قرار داد کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا مودودی امیر جماعت اسلامی نے کہا کہ "چونکہ ملک میں اکثریت حنفی فقہ کے ماننے والوں کی ہے اس لئے ملک کا آئین اکثریت کے عقائد کے مطابق ہی بنے گا۔ ہاں اتنا ضرور ہوگا کہ حنفی فقہ کے ماننے والوں کو شخصی قوانین میں آزادی حاصل ہوگی اور ان کے ذاتی معاملات ان ہی کی فقہ کے مطابق طے ہوں گے۔ انہوں نے کچھ مثالیں دے کر بتایا کہ مراکش اور ایران میں پبلک لاء (عوامی قانون) اکثریت کے عقائد کے مطابق ہی تیار کیا گیا ہے۔ اس لئے پاکستان میں بھی آئین وہاں عقائد کے لوگوں کے مطابق بنے گا۔ جو یہاں اکثریت میں ہیں۔ انہوں نے اپنے اس بیان میں اس طرف بھی اشارہ کیا کہ فقہ جعفریہ کے پیروکاروں کو فکر مند نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ سواد اعظم کے ماننے والوں نے آج تک مملکت پاکستان میں شیعہ سربراہان مملکت پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

ہم مزید تفصیل میں جائے بغیر صرف اتنا عرض کر دینا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں کہ جہاں تک شیعوں کو شخصی قوانین میں آزادی دینے کا تعلق ہے یہ آزادی آج بھی ہے اور اس سے پہلے بھی تھی۔ اب اگر اسلامی قانون تدوین کیا جاتا ہے اور فقہ جعفریہ کے ماننے والے حضرات کو یہ سہولت فراہم کی جاتی ہے تو کوئی نئی بات نہیں ہوگی۔ یہاں تو سوال صرف اتنا ہے کہ جب دونوں فرقے زندگی کے ہر شعبے میں موجود ہیں اور ایک کی قربانیاں دوسرے سے کسی بھی حالت میں کم نہیں ہیں تو پھر شخصی اور عوامی قوانین کی بحث کیسی۔ اس مسئلہ کو یہ دونوں فرقے آپس میں بیٹھ کر طے کر سکتے ہیں۔ یہ دونوں ایک گھر کے دو فرد ہیں۔ ان میں اگر کوئی اختلاف پیدا ہوگا تو یہ بھائیوں کی طرح اس کو دور کریں گے۔ یہ قرار دادیں اور یہ بیانات کیوں دیئے جا رہے ہیں۔

رہا امیر جماعت اسلامی کا یہ فرمانا کہ جنرل سکندر مرزا اور موجودہ صدر جو سواد اعظم کے عقائد کے ماننے والوں میں سے نہیں ہیں۔ ان کے اعلےٰ عہدوں پر فائز ہونے پر کسی جانب سے کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ ہم صرف اتنا دست بستہ عرض کریں گے کہ پاکستان کے ایک شہری کی حیثیت سے اس مملکت میں رہنے والے ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ منصب جلیلہ پر فائز ہو سکے۔ اگر کوئی اس سلسلہ میں اعتراض کرتا ہے تو پھر ہمیں اس کی نیت پر شبہ ہے۔ موصوف نے اپنے اس بیان میں بابائے قوم حضرت قائد اعظم کی ذات گرامی کا بھی ذکر کیا ہے۔ بابائے قوم کی ذات ہر بحث سے مبرا ہے اور ان کو فرقہ داریت کی بحث میں شامل کرنا پاکستان کے ایک عظیم شہری کو زیب نہیں دیتا۔

اس ملک کی نیم مذہبی اور سیاسی جماعتوں میں جو حیثیت جماعت اسلامی کو حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اور حضرت مولانا اس کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے اسلام کے دیگر فرقوں کے درمیان اتحاد اور یگانگت کی فضا پیدا کرنے کے لئے ایک اہم فریضہ انجام دے سکتے تھے مگر چونکہ جماعت کو ایک سیاسی پلیٹ فارم چاہیئے تھا اس لئے انہوں نے ایک مخصوص فرقہ کو اپنی سیاسی بیان بازی کا نشانہ بنا کر کوئی خاص قومی خدمت انجام نہیں دی۔

ایران کی مثال

مولانا نے اپنے بیان میں مملکت ایران کی بھی مثال دی ہے کہ چونکہ وہاں اکثریت شیعہ حضرات کی ہے اس لئے وہاں کا قانون بھی شیعی عقائد ہی کے مطابق بنایا گیا ہے۔ کسی بیان کو جاری کرنے سے پیشتر بہتر تو یہی ہوتا ہے کہ اس میں تمام حقائق کو بیان کر دیا جائے تاکہ قاری اپنے حافظہ میں ان تمام چیزوں کو محفوظ کر سکے جن پر وہ بیان مبنی ہوتا ہے۔ ایران میں شیعہ حضرات کل آبادی کا ۹۸ فیصد ہیں اس لئے لازماً جو بھی آئین وہاں بنے گا وہ ان کے عقائد ہی کے مطابق ہوگا مولانا اس سلسلہ میں اگر لبنان کی مثال بھی دے دیتے تو بہتر ہوتا کیونکہ ملکی نظم و نسق میں وہاں عیسائیوں سواد اعظم کے ماننے والوں اور شیعہ حضرات کو ان کی آبادی کے تناسب سے نمائندگی دی گئی ہے۔ مگر یہاں کے حالات بالکل مختلف ہیں۔ ہم دوسروں کی طرف کیوں دیکھیں ہمارے اپنے مسائل ہیں اور ہم ہی کو سلجھانا ہے

شیعہ قرار دادیں

یہ بحث یہیں پر ختم نہیں ہوئی کیونکہ اس کے فوراً بعد لاہور میں منعقد ہونے والی شیعہ کانفرنس نے کچھ قرار دادیں منظور کیں جو شیعہ عقائد رکھنے والے حضرات کے عقائد کی ترجمانی کرتی تھیں اس کے فوراً بعد کچھ شیعہ زعماء نے بھی اپنے بیان دیئے اور آج تک یہ مسئلہ وہیں پر موجود ہے جہاں پہلے روز تھا۔ اس طرح کی بیان بازیوں سے معاملات حل نہیں ہوا کرتے۔

ایک نے دوسرے کی ضد میں کسی ایک مقام پر پہنچنے کی کوشش نہیں کی بلکہ کورنگی میں ہونے والے ایک جلسہ میں ناظم جمعیت العلمائے اسلام پاکستان مولانا سید سعادت علی قادری نے جمعیت کی جانب سے ایک اعلان کیا کہ وہ خلافت راشدہ کا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی یقین دہانی کرائی کہ وہ یعنی ان کی جمعیت اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرے گی۔ مگر اقلیتوں کو سواد اعظم کے جذبات کی توہین نہیں کرنے دی جائے گی۔

اقلیتوں کی نشاندہی کریں

اس مرحلے پر مولانا کی جانب سے صرف ایک امر کی وضاحت ہو جائے تو بہتر ہے کہ وہ اسلامی نظام کے لانے سے پیشتر اقلیتوں کی نشاندہی کر دیں تاکہ وہ اقلیتیں جن کو مملکت میں انتخابات سے پیشتر مساوی حقوق حاصل ہیں انتخابات سے پیشتر ہی اپنے آپ کو اس زمرہ میں شامل کر لیں جس میں ان کو کچھ عرصہ بعد شامل ہونا ہے۔ ہمیں بڑا افسوس ہے کہ سیاسی پلیٹ فارم سے صرف ووٹ حاصل کرنے کی خاطر کیسے کیسے غیر ذمہ دارانہ بیان دیئے جا رہے ہیں اور کس طرح مختلف اسلامی فرقوں کے درمیان منافرت کی خلیج کو پیدا کیا جا رہا ہے ہم مولانا موصوف کو اتنا بتاتے چلیں کہ پاکستان میں چونکہ حنفی فقہ کے ماننے والوں کی اکثریت ہے اس لئے سواد اعظم کے ماننے والوں ہی میں حنبلی شافعی اور مالکی فقہ کے ماننے والے کیا اقلیتی حضرات میں شمار ہوں گے۔ اسلام کے باقی فرقوں کا نمبر تو بعد میں آئے گا۔ پاکستان اسلام کی ایک مقدس امانت اور برصغیر میں آخری پناہ گاہ ہے اس لئے یہاں بیٹھ کر اس قسم کے بیانات علماء حضرات کو زیب نہیں دیتے ہیں۔ کانفرنس میں بار بار یہ بھی اعلان کیا گیا کہ اسلام ہی وہ مقدس رشتہ ہے جو ایک دوسرے کو متحد رکھ سکتا ہے اور ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتا ہے۔ کیا یہ سب اتحاد کی باتیں ہیں؟ کیا اس قسم کے بیانات مختلف فرقوں کے درمیان یگانگت اور اخوت کا راستہ ہموار کر سکتے ہیں؟ واقعتاً حالات اس امر کے شاہد ہیں کہ یہ سب کچھ ایک دوسرے کو دست و گریباں کرنے کے لئے ہے۔"

منقول از روزنامہ
نوائے وقت ۱۹ نومبر ۱۹۷۰ء

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

اب ماہ نومبر نصف سے بھی زائد گذر چکا ہے۔ مگر تا حال مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ماہ اکتوبر کی رپورٹیں بہت کم موصول ہوئی ہیں۔ اگر آپ کی مجلس کی رپورٹ ماہ اکتوبر ابھی تک کسی وجہ سے نہیں بھجوائی جا سکی تو براہ کرم اپنی اوّلین فرصت میں اپنی نگرانی میں تیار کروا کر مرکز میں ارسال کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست دعا

میرے چھوٹے بچوں عزیز عبدالمجیب عمر تین سال اور عزیز عبدالعزیز عمر ایک سال کو پندرہ بیس دن سے بخار ہو رہا ہے۔ کافی علاج کے باوجود کچھ افاقہ نہیں معدہ میں کوئی چیز ٹھہرتی نہیں فوراً الٹی ہو جاتی ہے۔ احباب کرام رمضان کے قبولیت دعا کے ان خاص دنوں میں میرے بچوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (عبدالغفور خادم ربوہ)

وقفِ عارضی کے واقفین کیلئے تحریک دعا

واقفین وقف عارضی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے کام کی رپورٹ بھی دیں جملہ رپورٹیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ملاحظہ اور دعا کے بعد دفتر میں آجاتی ہیں اور ریکارڈ ہوتی ہیں۔ انہی کے مطابق یہ فہرست مرتب ہوتی ہے۔ رپورٹوں پر وفد نمبر لکھنا لازمی ہے۔ جو دوست رپورٹ نہیں بھجواتے وہ سخت غلطی کرتے ہیں اس سال کے ۱۲۹۶ واقفین کے اسماء الفضل ۱۹ تبوک ۱۳۴۹ھ ہجری شمسی میں شائع ہو چکے ہیں احباب سے سب کے لئے درخواست دعا ہے

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

۱۲۹۷ مکرم رشید احمد صاحب ابن چوہدری محمد صدیق صاحب ربوہ

۱۲۹۸ مکرم مستری نور محمد صاحب ربوہ

۱۲۹۹ " چوہدری امیر احمد صاحب چک ۶۱/R.B ضلع لائل پور

۱۳۰۰ " قاضی عبدالرحمٰن صاحب دوالمیال ضلع جہلم

۱۳۰۱ " سلطان احمد صاحب زرگر ربوہ

۱۳۰۲ " چوہدری غلام رسول صاحب چک ۱۶۱ مراد ضلع بہاول پور

۱۳۰۳ " عبدالحق صاحب نمبردار چک ۱۶۰ مراد " "

۱۳۰۴ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " " "

۱۳۰۵ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب ربوہ

۱۳۰۶ " صغیر احمد صاحب ناصر ایبے سینیا لائن کراچی

۱۳۰۷ " قمر زمان صاحب عابد کوئٹہ

۱۳۰۸ " نواب دین صاحب احمد یر حال حیدر آباد

۱۳۰۹ مکرمہ عالم بی بی صاحبہ زوجہ " " "

۱۳۱۰ مکرم محمد اشرف صاحب ناصر گرمولا وریکاں ضلع گوجرانوالہ

۱۳۱۱ " چوہدری رحیم بخش صاحب مبادی نانو ضلع سیالکوٹ

۱۳۱۲ " مولوی نواب دین صاحب بھاگووال "

۱۳۱۳ " منشی محمد مستقیم صاحب علی پور ضلع مظفر گڑھ

۱۳۱۴ " غلام حسین صاحب نور نگر فارم ضلع تھرپارکر

۱۳۱۵ " حمید اللہ صاحب بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد

۱۳۱۶ " شیخ محمد عثمان صاحب کراچی ۲

۱۳۱۷ " چوہدری نواب خان صاحب پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ

۱۳۱۸ " محمود الحق صاحب مشرقی پاکستان

۱۳۱۹ " محمود احمد صاحب " "

۱۳۲۰ " عبداللطیف صاحب ڈرگ کالونی کراچی

۱۳۲۱ " عبدالرحمٰن صاحب ۳۰/۱۲۶ کراچی ۲۹

۱۳۲۲ " چوہدری بشیر محمد صاحب دھاروالی ضلع شیخوپورہ

۱۳۲۳ " محمد اعظم صاحب میادی نانون ضلع سیالکوٹ

۱۳۲۴ " منظور احمد صاحب خلیل آباد ضلع تھرپارکر

۱۳۲۵ " حکیم دوست محمد صاحب نسیم میڈیکل ہال سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

۱۳۲۶ " چوہدری نیک محمد صاحب کھریا ضلع سیالکوٹ

۱۳۲۷ " مولوی بدر دین صاحب چک ۹ ضلع لائل پور

۱۳۲۸ " غلام علی صاحب قمر آباد ضلع نواب شاہ

۱۳۲۹ " چوہدری علم دین صاحب " " " "

۱۳۳۰ " محمد صدیق صاحب ربوہ

۱۳۳۱ " چوہدری غلام نبی صاحب بھاگو کھچی ضلع سیالکوٹ

۱۳۳۲ " اللہ رکھا صاحب چک ۱۶۲ مراد ضلع بہاول نگر

۱۳۳۳ " مبشر احمد صاحب " " "

۱۳۳۴ " ظہیر الدین صاحب " " " "

۱۳۳۵ " عبدالسلام صاحب ربوہ

۱۳۳۶ " محمد اکمل صاحب جھنگ صدر

۱۳۳۷ " محمد مسیح الدین صاحب شاہد ربوہ

اقوام متحدہ کے بڑے اعضاء کے اراکین ۱۹۷۱ء میں

سیکرٹریٹ اور جنرل اسمبلی کے علاوہ سلامتی کونسل، اقتصادی اور معاشرتی کونسل، تولیتی کونسل اور عالمی عدالت اقوام متحدہ کے بڑے اعضاء ہیں۔ اس عالمی انجمن کے جملہ اراکین جنرل اسمبلی کے رکن ہوتے ہیں لیکن باقی اعضاء کے اراکین میں سے کچھ ہر سال منتخب کئے جاتے ہیں۔ اس سال کے انتخاب کے بعد ان کی موجودہ صورت حسب ذیل ہے جن اراکین کی مدت رکنیت کسی سال میں ۳۱ دسمبر کو ختم ہوتی ہے۔ ان کا سن قوسین میں درج کیا گیا ہے۔ جو اراکین مستقل حیثیت رکھتے ہیں ان پر ستارے کا نشان ڈالا گیا ہے تفصیل درج ذیل ہے۔

سلامتی کونسل = کل پندرہ اراکین ہوتے ہیں۔ چارٹر کے بموجب۔ ان میں پانچ، اراکین مستقل ہیں۔ باقی دس دو دو سال کے لئے منتخب ہوتے ہیں۔ لیکن ہر سال صرف پانچ کا انتخاب ہوتا ہے۔ ۱۹۷۱ء میں اراکین کے نام یہ ہیں: ارجن ٹین (۱۹۷۲) بلجیم (۱۹۷۲ء) برونڈی (۱۹۷۱ء) چین* فرانس* اٹلی (۱۹۷۲ء) جاپان (۱۹۷۲) نکاراگوا (۱۹۷۱) پولینڈ (۱۹۷۱) سائرالیون (۱۹۷۱) سومالیہ (۱۹۷۲) شام (۱۹۷۱) روس* برطانیہ* اور ریاست ہائے متحدہ* امریکہ۔

اقتصادی اور معاشرتی کونسل = کل ستائیس اراکین ہوتے ہیں۔ ان میں سے نو کو ہر سال جنرل اسمبلی تین تین سال کے لئے منتخب کرتی ہے۔ ۱۹۷۱ء میں اراکین کے نام یہ ہیں برازیل (۱۹۷۲ء) سیلون (۱۹۷۲ء) ڈیموکریٹک ری پبلک اوف کونگو (۱۹۷۳) فرانس (۱۹۷۲) غانا (۱۹۷۳) یونان (۱۹۷۲) ہائیٹی (۱۹۷۳) ہنگری (۱۹۷۳) انڈونیشیا (۱۹۷۱) اٹلی (۱۹۷۲) جمائیکا (۱۹۷۱) کینیا (۱۹۷۲) لبنان (۱۹۷۳) مڈغاسکر (۱۹۷۳) نیوزی لینڈ (۱۹۷۳) نائیجیریا (۱۹۷۳) ناروے (۱۹۷۱) پاکستان (۱۹۷۱) پیرو (۱۹۷۲) سوڈان (۱۹۷۱) ریاست ہائے متحدہ امریکہ (۱۹۷۳) اروگوئے (۱۹۷۱) ٹیونیشیا (۱۹۷۲) روس (۱۹۷۱) برطانیہ (۱۹۷۱) اور یوگوسلاویہ (۱۹۷۱)

تولیتی کونسل = کل چھ اراکین ہوتے ہیں۔ ان میں سے دو جن پر ستارے کا نشان لگایا گیا ہے۔ تولیتی علاقوں کا نظام قائم کرتے ہیں۔ باقی چار جن کا براہ راست انتظام سے تعلق نہیں ہے۔ سلامتی کونسل کے مستقل اراکین میں سے ہیں نام حسب ذیل ہیں آسٹریلیا۔ چین*۔ فرانس روس برطانیہ اور ریاست ہائے امریکہ متحدہ۔

عالمی عدالت: کل اراکین پندرہ ہوتے ہیں۔ انہیں جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل میں نو نو سال کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔ ہر ایک کی مدت رکنیت مقررہ سال میں ۵ فروری کو ختم ہوتی ہے۔

عہدیداروں کا انتخاب تین تین سال کے لئے ہوتا ہے موجودہ عہدیداروں کی مدت ۵ فروری ۱۹۷۳ کو ختم ہوگی۔

محترمہ سردار بیگم صاحبہ مرحومہ کا ذکر خیر

میری دادی جان محترمہ سردار بیگم اہلیہ چوہدری محمد حسین باجوہ مرحوم آف تلونڈی عنایت خان ۲۰ ستمبر کو بوقت ۶ بجے شام وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ وصحابیہ تھیں۔ ۱۹۰۶ء کے تاریخی جلسہ سیالکوٹ میں بیعت کی اور وصیت نمبر ۸۶ تھا۔ پابند صوم وصلوٰۃ تھیں اور احمدیت کی خدمت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھیں مسجد برلن کی تعمیر کے لئے جب تحریک ہوئی تو مرحومہ نے اپنا کل زیور مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ میں دے دیا تھا۔

ان کی اولاد پانچ بیٹے۔ چوہدری محمد لطیف باجوہ۔ چوہدری محمد عظیم باجوہ۔ عزیز احمد باجوہ ایڈووکیٹ۔ محمد عبداللہ باجوہ ایڈووکیٹ رحمت اللہ باجوہ کموڈور نیوی اور دو بیٹیاں رسول بی بی اور رشیدہ بیگم شامل ہیں۔

مرحومہ کی عمر ۹۵ برس تھی۔ جنازہ ۲۲ ستمبر کو ربوہ پہنچایا گیا جہاں عصر کی نماز کے بعد قطعہ صحابہ خاص میں تدفین عمل میں آئی۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنات نعیمہ میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ۵۰ پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں پڑپوتے پڑپوتیاں پڑنواسے اور پڑنواسیاں چھوڑے ہیں۔ (وجیہہ احمد باجوہ ماڈل ٹاؤن لاہور)

پاکستان بھر میں مشرقی پاکستان کے المیہ کا سوگ منایا گیا

لاہور ۲۰ نومبر۔ مشرقی پاکستان میں طوفان سے ہلاک ہونے والے لاکھوں افراد کے سوگ میں آج پاکستان بھر میں یوم غم منایا گیا۔ ملک بھر میں سرکاری اور نجی عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں رہا۔ مساجد کے علاوہ تعلیمی اور سماجی اداروں میں قرآن خوانی کی گئی اور نماز جمعہ کے اجتماعات میں طوفان سے ہلاک ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ جو لوگ طوفان کی اس ہولناک تباہی کے بعد زندہ بچ گئے ہیں اور طرح طرح کی مشکلات کا شکار ہیں انکی صحت اور مشکلات کے خاتمہ کے لئے دعائیں کی گئیں۔

ملک بھر میں اس المناک سانحہ کا سوگ منانے کے ساتھ اس تباہی سے متاثرہ علاقوں کی امداد کے لئے نقد رقم، کپڑے، دوائیں اور دوسرا سامان جمع کرنے کی مہم بھی تیز کر دی گئی ہے۔ ہر بڑے اور چھوٹے شہر اور قصبہ میں سماجی، بہبود کے محکمہ، سماجی اور سیاسی تنظیموں کی طرف سے امدادی سامان جمع کرنے کے مراکز قائم کئے جا رہے ہیں۔

مشرقی پاکستان میں طوفان کی ہلاکت خیزی

ڈھاکہ ۲۱ نومبر۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ ساحلی علاقوں میں سمندری طوفان سے صرف بھولا سب ڈویژن کے چھ تھانوں میں ایک لاکھ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ مختلف علاقوں سے جانی اور مالی نقصان کے بارے میں سرکاری اطلاعات گورنر مشرقی پاکستان کے ہنگامی دفتر میں پہنچنا شروع ہو گئی ہیں۔ گورنر نے دو روز قبل اپنا ہنگامی دفتر بھولا سب ڈویژن میں قائم کیا تھا۔

گورنر پنجاب نے ریلیف کمیٹی مقرر کر دی

لاہور ۲۱ نومبر۔ پنجاب کے گورنر نے مشرقی پاکستان کے ہولناک طوفان سے متاثرہ افراد کی امداد کے لئے ایک ریلیف کمیٹی مقرر کر دی ہے جو پنجاب کی طرف سے امدادی سامان اکٹھا کر کے اسے مشرقی پاکستان بھیجنے اور امدادی سرگرمیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کا کام کرے گی۔ صوبے کے تمام اضلاع میں بھی اسی طرح کی کمیٹیاں قائم کی جائینگی درین اثناء طوفان زدگان کے لئے امداد بڑی تیزی سے جمع کی جا رہی ہے اور اس سلسلہ میں متعدد مراکز قائم کر دیئے گئے ہیں۔

ملک میں عام انتخابات پروگرام کے مطابق منعقد ہوں گے

اسلام آباد ۲۱ نومبر۔ الیکشن کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات پروگرام کے مطابق ہوں گے اور ان کے ملتوی ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے تاہم مشرقی پاکستان کے طوفان سے متاثرہ ساحلی علاقوں میں انتخابات ملتوی کرنے کا مسئلہ زیر غور ہے اور اس کا فیصلہ جلد ہی کر لیا جائے گا۔

پرامن انتخابات کیلئے فضا کو سازگار رکھنا قومی فرض ہے

ملتان ۲۷ نومبر۔ مرکزی وزیر اطلاعات و قومی امور نوابزادہ شیر علی خاں نے کہا ہے کہ پاکستانی عوام کو عام انتخابات میں یہ ثابت کرنا ہے کہ پاکستانی قوم دنیا کی مہذب ترین قوم ہے اور انتخابات و جمہوریت پر مکمل یقین رکھتی ہے۔ اور یہ کہ اس ملک میں پُرامن ماحول میں انتخابات ہو سکتے ہیں۔ وہ کل ملتان ریلوے اسٹیشن پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

انجنیئرنگ یونیورسٹی میں داخلے کیلئے درخواستیں

سیالکوٹ ۲۱ نومبر۔ سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے ڈپٹی کمشنروں نے انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور میں مخصوص نشستوں کے لئے مستحق طلباء سے درخواستیں طلب کی ہیں۔ سیالکوٹ میں یہ درخواستیں ۲۴ نومبر تک اور گوجرانوالہ میں ۲۸ نومبر تک وصول کی جائیں گی۔ صرف ایسے طلباء کی درخواستوں پر غور کیا جائے گا جنہوں نے انٹر کے امتحان میں ۶۰ فیصد نمبر حاصل کئے ہیں۔

متحدہ عرب جمہوریہ مقبوضہ علاقوں سے جزوی انخلاء کو قبول نہیں کریگا

قاہرہ ۲۱ نومبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر انور سادات نے اعلان کیا ہے کہ ان کا ملک ہرگز کوئی ایسا مصالحتی فارمولا قبول نہیں کرے گا جس میں تمام مقبوضہ علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کی ۴

۴ واپسی کی ضمانت نہ دی گئی ہو۔ حکمران عرب سوشلسٹ یونین کے ارکان کے عام اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسرائیلی فوجوں کے انخلاء کے بعد سویز کے قریبی علاقہ میں آبادکاری کا کام از سر نو شروع کر دیا جائے گا۔

درخواستہائے دعا

(۱) میری بیٹی عزیزی امۃ النعیم شاہدہ چند دنوں سے بہت بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عزیزی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔
(خلیل الرحمٰن سیٹھی جہلم)

(۲) بندہ تقریباً تین چار سال سے بیمار ہے۔ دمہ کی شکایت ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد شفا عطا کرے۔ (امین الدین احمدی امرتسری لاہور)

(۳) خاکسار ایک عرصہ سے بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ اور چھوٹا بچہ بھی بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میری جملہ مشکلات اور پریشانیوں کو دُور فرمائے اور بچہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (شیخ محمود احمد سعید ربوہ)

(۴) میرا لڑکا عزیزم منور احمد سعید ۱۹ ماہ حال کو واشنگٹن سے پاکستان آنے کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔ جملہ احباب ان کے خیریت سے پہنچنے کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر اور مددگار ہو۔
(روشن الدین گول بازار)

شکریۂ احباب اور درخواست دعا

میرے خاوند محترم مکرم ماسٹر محمد یوسف صاحب اختر کی وفات پر مجھ سے اور برادرم مکرم ٹھیکیدار غلام رسول صاحب اور دیگر رشتہ داروں سے بہت سے احباب نے زبانی یا بذریعہ خطوط اظہارِ ہمدردی کیا ہے میں اُن کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو احسن رنگ میں بدلہ دے۔ نیز دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے بچوں کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔
(صغریٰ فاطمہ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز کو ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ کارگزاری بھجوانا ہر قائد مجلس کی نہایت اہم ذمہ داری ہے جن مجالس نے ماہ اکتوبر کی رپورٹ ابھی تک مرکز میں نہیں بھجوائی براہِ کرم جلد از جلد تیار کر کے ارسال فرمائیں۔

نیز ہر ماہ کی دس تاریخ تک رپورٹ کارگزاری مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

الفضل میں
اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

یہ اکسیر مجرب ہے عطائے فیض ربانی
نہ ہندی ہے، نہ افغانی نہ ایرانی نہ تورانی
تریاقِ سلیمانی
گے کے ریہوں موثر ذرات معدہ میں پہنچتے ہی تبخیر معدہ۔ بدہضمی۔ درد شکم۔ ہیضہ۔ متلی۔ قے اور اسہال سے نجات دیتے ہیں۔
قیمت:۔ ایک روپیہ۔ دو روپے۔ چار روپے
مینیجر المنار دواخانہ۔ ربوہ

۱۹۷۱ء
احمدی جنتری
ہر گھر میں ہونی ضروری ہے
قیمت صرف پچاس پیسے
یاسین بک ڈپو
ربوہ

تزکیۂ نفس کے لئے دو باتیں ضروری ہوتی ہیں

اوّل ترکِ گناہ - دوم روحانیت میں ترقی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم به اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ عادت کے ماتحت انہیں غصہ آجاتا ہے مگر گالی نہیں دیتے لیکن ان کا دل کہہ رہا ہوتا ہے کہ فلاں انسان بڑا بدمعاش اور شریر ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق ہم یہ نہیں کہیں گے کہ وہ پاکیزہ ہیں بلکہ یہ کہیں گے کہ وہ اپنے گند کو چھپائے بیٹھے ہیں۔ پس اسلام میں پاکیزگی دل کی ہے۔ اعمال اور زبان تو آلات اور ذرائع ہیں جن سے پاکیزگی ظاہر ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا ہے کہ دل کی حالت بھی محاسبہ کے نیچے آتی ہے خواہ تم اپنے دل کی حالت کو چھپاؤ یا ظاہر کرو۔ یہاں خدا تعالیٰ نے کیا عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے کہ زبان اور اعمال تو دلی حالت کا اظہار کرتے ہیں اصل چیز دل کی حالت ہے اور خدا تعالیٰ اس کا محاسبہ کرے گا۔ پس فرماتا ہے کہ تم اپنی دلی حالت کو ظاہر کرو یا چھپاؤ یعنی تم گند سے اعمال نہ کرو یا زبان سے ظاہر نہ کرو۔ مگر تمہارے دل میں گند ہے تو ضرور پکڑے جاؤ گے۔

یحاسبکم به اللہ میں باء کے تین معنے ہو سکتے ہیں (۱) ایک معنے ذریعہ اور سبب کے ہو سکتے ہیں۔ اِس لحاظ سے اِس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ تم سے حساب لے گا یعنی تمہارے اعمال کی بنیاد دل پر رکھی جائے گی۔ صرف ظاہری اعمال کو نہیں دیکھا جائے گا بلکہ دل کی حالت کو بھی مدِ نظر رکھا جائے گا اور تمہاری نیتوں کو بھی دیکھا جائے گا۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ انما الاعمال بالنیات یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے پس اعمال کے ساتھ دل کی نیت کو بھی مدِ نظر رکھا جائے گا (۲) دوسرے معنے اس کے فی کے ہو سکتے ہیں یعنی "اسکے بارے میں" جیسا کہ ایک دوسری آیت میں آتا ہے لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولٰکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم (البقرہ ۲۲۶) (۳) تیسرے معنے اس کے علیٰ کے ہو سکتے ہیں۔ یعنی اس جرم پر۔ اللہ تعالیٰ تم سے حساب لے گا۔ یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء میں بتایا کہ جیسی جیسی انسان کی نیت ہوگی ویسی ہی اسکی جزاء ہوگی۔ سزا کے مستحق سزا پائیں گے اور جو مغفرت کے مستحق ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے دامنِ مغفرت میں لے لے گا۔

سورۂ بقرہ کے شروع میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چار عظیم الشان کاموں کا ذکر کیا گیا تھا اوّل تلاوت آیات دوم تعلیم کتاب۔ سوم تعلیم حکمت۔ چہارم تزکیۂ نفوس۔ آپ کے ابتدائی تین کاموں پر اس سورۃ میں تفصیلاً روشنی ڈالی گئی ہے۔ اب صرف یزکیھم کے وعدہ کا ایفاء باقی تھا سو اس رکوع میں اس شق پر بھی روشنی ڈال دی۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ تزکیۂ نفوس کا کام کسی انسان کے بس کا نہیں۔ آخر والدین سے زیادہ محبت کرنے والا اور کون وجود ہو سکتا ہے مگر وہ بھی اپنی اولاد کا تزکیۂ نفس نہیں کر سکتے تزکیہ میں دو باتیں ضروری ہوتی ہیں۔ اوّل ترکِ گناہ دوم روحانیت میں ترقی۔ ترکِ گناہ کے لحاظ سے فرمایا کہ ہم تم کو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور آسمان وزمین اور کائنات کا ذرہ ذرہ سب اللہ تعالیٰ کے ماتحت ہے۔ پس جس چیز کے لینے کی وہ اجازت دے صرف وہی تم لو اور جس سے منع کرے اس سے رُک جاؤ۔ کیونکہ مالک کی اجازت کے بغیر کسی چیز کو استعمال کرنے والا مستوجب سزا قرار پاتا ہے۔ دوسری شق روحانیت میں ترقی کرنا تھا اِس کے لئے فرمایا کہ سب کچھ ہمارا ہے اور ہمارے ہی ذریعہ سے ہر قسم کی خیر و برکت مل سکتی ہے۔ اِس لئے جب تم ہمارے حکموں کی اطاعت کرو گے تو ہم تم کو اپنی مغفرت کے دامن میں لے لیں گے اور ہمارا قادرانہ تصرف تمہیں ہمارے قرب میں پہنچا دے گا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ بقرہ ص ۶۵۳، ص ۶۵۴)

فطرانہ و عید فنڈ

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے فطرانہ کی شرح امسال ڈیڑھ روپیہ فی کس اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتے ہوں اُن سے بارہ آنے فی کس مقرر کی گئی ہے جو گھر کے تمام افراد کی طرف سے جن میں نوزائیدہ بچے بھی شامل ہیں عید سے قبل ادا کیا جانا ضروری ہے۔ اس میں سے بیرونی جماعتیں ½ مرکز میں بمد "فطرانہ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں گی۔ اِس مد میں اس وقت تک بہت کم رقم وصول ہوئی ہے امرائے کرام و صدر اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے کہ ازراہِ کرم فوری توجہ فرما کر یہ رقم مرکز میں بھجوا دیں تا عید سے قبل مستحقین میں تقسیم کی جا سکے۔

عید فنڈ بھی ہمراہ بھجوا دیا جائے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

انسٹی ٹیوٹ آف کامرس

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام آپ کی خدمت کے لئے گزشتہ آٹھ ماہ سے کام کر رہا ہے۔ اس میں دو مضمون (۱) شارٹ ہینڈ (انگریزی) (۲) ٹائپ رائیٹنگ (انگریزی) پڑھائے جاتے ہیں۔ موجودہ دَور کی صنعتی ترقی نے اس ہُنر کی قدر و قیمت کو بڑھا دیا ہے۔

اہالیانِ ربوہ اور خاص طور پر طالب علموں کو اِس موقع سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے تفصیلات دفترِ خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے حاصل کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی پھوپھی جان کو ۱۹۔ نومبر ۱۹۷۰ (مطابق ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ) بروز جمعرات بوقت پونے تین بجے بعد دوپہر لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم خان عبدالرحیم خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ خوشاب کی پوتی اور محترم ٹھیکیدار بدرالدین صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔ صحت کے ساتھ عمرِ دراز عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محمود احمد بدر۔ محلہ دار الصدر غربی۔ الف۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا